# ہندوستان کے حدیث پرعمل کرنیوالے وہابی نہین لائق توجہ گورمنٹ

(نمبر ۴)

اس نمبر مین ہمکو یہہ بحث مدنظر ہے کہ ہندوستان (جس سے ہماری مراد پنجاب بنگال مبئی سنٹرل اشیا سبھی بلاد ہین) کے اہلحدیث کا چال و چلن (جسکو گورمنٹ سے تعلق ہے) کیسا ہے۔

جہانتک کہ ہمنے بیس برس کے عرصہ مین خود تجربہ و مشاہدہ کیا اور اُن سب بلاد مین عرب تک پہرکر دیکہا۔ اور اس زمانہ سے پچھلے زمانون کے حالات کو ثقات سے سنا اور اخبارات اور تاریخی تحریرات کو پڑہا ہمنے اس گروہ (اہل قران و حدیث پر پیروی کرنے والون) کے چال وچلن کو گورمنٹ کے مخالف نہ پایا یہہ لوگ عموماً اصل قران وحدیث کے متبع وپیرو ہین۔ قران وحدیث کے مقابلہ مین کسی عالم یا امام زندہ یا مردہ کی تقلید (جو بلا دلیل بات مان لینے کا نام ہے) نہین کرتے اور اصل قران وحدیث سے جیسکہ رعایا کے حق مین گورمنٹ کے مخالفت کی ممانعت ثابت ہے (نمبر ۱ و ۲ مضمون وہابی) مین بیان ہوچکی ہے پہر ان لوگون کا چال وچلن مخالف گورمنٹ ہونا باوجود انکے متبع وپیرو قران ہونیکے کیونکر ممکن ہے جن باتون سے اس گروہ کو عوام مسلمانون کی نسبت خصوصیت یا مخالفت ہے (جیسے نماز مین رفع یدین کرنا آمین بلند کہنا (ایسے ہی اور کیفیات نماز) قبرون اور تعزیہ کی پرستش نکرنا۔ اولیا اور انبیا کو حاجت روا اور غیب دان نہ جاننا۔ بیاہ شادیون مین ناچ رنگ اور بڑہ بڑہ کر دہوم دہام کی دعوتین وغیرہ اسرافات بیجا نکرنا۔ سودی تجارتین و معاملات نکرنا۔

کہانے پینے مین چہوت و پرہیز رسمی کا قائل ہونا۔ تمام رسم و رواج ملک و قوم کو قرآن و حدیث کے برخلاف نہ ماننا و علی ہذالقیاس اور امور مذہب و معاشرت ان باتون کو گورنمنٹ سے کچہہ مخالفت نہین ہے بلکہ بعض باتون کو عین موافقت ہے اور انمین سلطنت کی عین متابعت و اطاعت پائی جاتی ہے۔

اس وقت کے دانشمندون اور مہذبون کا (خواہ کسی مذہب وملت کے ہون مقولہ ہے جو شخص اپنے مذہب مین پختہ اور اسکا سچا پیرا و ثابت قدم ہوگا وہ سلطنت و ملک کا بہی مطیع و خیرخواہ ہوگا بشرطیکہ اسکا مذہب اسکو بغاوت سلطنت کا سبق نہ پڑہاتا ہو بلکہ متابعت سکہاتا ہو (جیسا کہ اسلام کا حال ہمنے مضمون وہابی نمبر ا و ۲ مین ثابت کر دکہایا ہے) اور جو شخص مذہب کا پیرو نہوگا اور اپنے خالق و رہبر کا حق شناس نہوگا وہ سلطنت و ملک کا کیا حق پہچانیگا اور کیون اطاعت کریگا۔

بنا بر علیہ مذہب اسلام کے سچے پیرو فرقہ پر گمان مخالفت سلطنت کوئی وجہ نہین رکہتا۔ ہمنے کبہی نہ سنا کہ ہندوستان کے فلانی جگہہ کے اہلحدیث نے کبہی سرکار انگریزی کی مخالفت و بغاوت کی ہے یا کسی مخالف و باغی کو اس مخالفت مین مدد دی ہے مگر بعض انگریزی ملازم گورنمنٹ وغیرہ (جو اصل مذہب قرآن وحدیث سے واقف نہین) اس گروہ کو مخالف گورنمنٹ سمجہتے ہین اور جو بعض اوقات ہندوستان اور سرحد پر گورنمنٹ سے مخالفتین وقوع مین آئی ہین ان مین ان لوگون کی سازش بیان کرتے ہین مفسدہ ۱۸۵۷ء اور سرحدی واقعات کو اسی قسم کے سے سمجہتے ہین اور وہ یہہ بہی خیال کرتے ہین کہ یہہ لوگ ہمیشہ تحریر و تقریر سے اسی بغاوت کی ترغیب مین لگے رہتے ہین اور اس باب مین انہون نے کئی کتابین تالیف کرکے عام لوگون مین مشتہر کر رکہی ہین انکے نزدیک یہہ لوگ عملاً وعلماً و قولاً و فعلاً ہر طرح سے گورنمنٹ

کی مخالفت مین کوشش کر رہے ہین ہم اس مقام مین ان لوگونکی غلط فہمی بیان کرنا چاہتے ہین اور اس گروہ کے چال وچلن علمی وعملی و قولی وفعلی کی برات مخالفت گورنمنٹ سے ثابت کر دکہاتے ہین۔

سرحدی حالات کو توہم مضمون وہابی نمبر ۳ مین تفصیل بیان کر چکے ہین اسلئے اُنکے اعادہ کی حاجت نہین دیکہتے۔ مفسدہ ۱۸۵۷ء مین سازش وشمولیت اور تصنیفات ترغیب مفسدہ وبغاوت سے یہان بحث کرتے ہین۔

واضح ہو کہ مفسدہ ۱۸۵۷ء مین اس گروہ کے کسی ایک شخص (لائق شمار واعتبار) کی شراکت وسازش بغاوت کرنے یا اُسکے ترغیب دلانے مین پائی نہین گئی۔ کوئی دعوے نہین کرسکتا اور نہ اسکا ثبوت دے سکتا ہے کہ کوئی مولوی یا مقتدا یا رئیس اس گروہ کا اس مفسدہ مین شریک تہا۔ اور کوئی یہہ نہین کہہ سکتا کہ فلان فلان شخص (بہادر شاہ یا فیروز شاہ یا بخت خان وغیرہ) جو اس بغاوت کے بانی مبانی یا اسکے معاون تہے) اہلحدیث یا وہابی تہا۔

اس موقعہ پر علماء دہلی کا (جنمین اسوقت کے اکابر اہلحدیث بہی داخل ہین) فتوے جہاد پر دستخط ومواہیر کرنا اور بعض مولویون کا (جیسے مولوی عبدالقادر لدہیانوی اور انکے بیٹے سیف الرحمن وغیرہ اور مولوی رحمۃ اللہ کرانوی اور مولوی سرفراز علی گورکہپوری ومولوی فضل حق خیرآبادی وغیرہ کا اس ہنگامہ مین شریک ہونا کچھ کچھ شکوک وظن پیدا کرتا ہے اور مخالف کو بات کہنے کا موقعہ دلاتا ہے۔ لہذا ان باتونکا جواب دینا ہم ضروری سمجہتے ہین۔

بیشک علماء دہلی نے فتوے جہاد پر مواہیر کی ہین مگر بجبر گولی وشمشیر کے جسکی تفصیل یہہ ہے کہ جب باغی فوج دہلی مین آکر جمع ہوئی اور بخت خان بریلی سے آیا اور مولوی سرفراز علی اور مولوی رحمت اللہ ومولوی عبدالقادر معہ اپنے فرزندون

کے بخت خان کے ساتھہ شامل ہوئے تو بخت خان نے اُن لوگون سے جہاد کا فتوے لکھوایا پہر اسپر علماء دہلی کے دستخط و مواہیر ثبت کرانا چاہا۔ ایک روز بخت خان معہ افسران باغی فوج جامع مسجد دہلی مین آیا اور سپاہیون کی معرفت شاہ احمد سعید شاہ عبد العزیز خانقاہی اور مفتی صدر الدین اور نواب قطب الدین خانصاحب اور مولوی کریم اسد اور مولوی فرید الدین اور مولوی ضیاء الدین اور مولوی نوازش علی اور مولوی رحمت اللہ دہلوی (پہلے مولوی رحمت اللہ کرانوی ہین) اور مولوی حفیظ اللہ صاحب اور مولوی سید محمد نذیر حسین صاحبان کو بلوایا پہر مولوی سرفراز علی نے بحکم بخت خان وہ فتوے پڑہ سنایا۔ جب وہ فتوے تمام ہوا تو بخت خان وغیرہ باغی افسرون نے علماء کو حکم دیا کہ اس فتوے پر اپنے اپنے دستخط کردین ورنہ سب قتل کئے جاوینگے۔ پس سب نے بخوف جان کرہاً وجبراً دستخط کردئے۔ اور اگر وہ دستخط نکرتے تو اسیوقت سب تلوار سے قتل کئے جاتے یا توپ سے اوڑائے جاتے ہمارے خیال مین اگر وہ انگریز (جو اہلحدیث پر اس مجبورانہ شراکت کے سبب حرف گیری کر رہے ہین) اس موقعہ پر ہوتے اور اس فتوے کی موافقت پر مجبور کئے جاتے تو تلوارون کو دیکہکر ضرور ناچار ہو اتفاق کرتے اور اُس فتوے پر دستخط کرتے ہمارے اس دعوے پر کہ انہون نے جبراً دستخط کئے ہین دلی ارادہ سے نہین کئے ایک بڑی روشن دلیل یہ ہے کہ وہ لوگ دستخط کر کے پہر گہر سے باہر نہ نکلے اور اس جہاد مین شریک ہونے یہی وجہ ہے کہ جب گورنمنٹ انگلشیہ کا دہلی پر دوبارہ تسلط ہوا تو گورنمنٹ نے اُن دستخط کرنے والے مولویون کو بری الذمہ قرار دیا نہ کسی کو پہانسی دیا نہ کسی کا گہر لوٹا باغیون کے مددگارون کو پہانسی دینا اُسوقت کا عام رول تہا۔

دوسری دلیل یہہ ہے کہ ان ہی مجبور ہو کر دستخط کرنے والے مولویون سے مولوی حفیظ اللہ خان اور مولوی نذیر حسین اور انکے بیٹے مولوی شریف حسین اور انکے شاگردان مولوی محمد صدیق پشاوری اور مولوی عبد اللہ مرحوم غزنوی۔

(جنگی اولاد و قبائل اب امرتسر مین آباد ہین اور اس سلطنت کو امن و آزادی کی نظر سے اپنے قدیم وطن غزنوی و کابل سے بہتر سمجھکر پہر وہان جانا نہین چاہتے) نے ایک میم کو زخمی پاکر امن دیا اور اپنے گہر مین لیجاکر اُسکے زخمون کا علاج کرکے جب موقع پایا سرکاری کیمپ مین پہونچا دیا جسپر انکو سرکار کی طرف سے انعام و اکرام بہی ہوا - اور اگر انکا اس فتوے پر مہر کرنا دلی ارادہ سے ہوتا تو یہہ خیرخواہانہ کام اُنسے کیون ہوتا انکو انگریزون کی ایسی حالت ضعیف مین انگریزون سے کیا ڈر تہا اور کیا طمع و توقع - اس بیان کی تصدیق کے لئے ہم دو چہٹیان انگریزی معہ ترجمہ نقل کرتے ہین -

ان چہٹیون نقل جو ہمارے پاس دہلی سے پہنچی ہے - اسمین بعض الفاظ مشتبہ ہین انکو ہمنے بدلنا مناسب نہین سمجہا - ہان بعض الفاظ کو بطور اختصار چہوڑ دیا ہے

## نقل چٹھی ڈبلیو جی واٹرفیلڈ صاحب بہادر قائم مقام کمشنر سابق دہلی

| نقل اصل چہٹی | ترجمہ |
|---|---|
| *Delhi 27th Sept. 1877* | دہلی ۲۷ ستمبر ۱۸۷۷ء |
| *Molvi Nazeer Hoossain & his son Molvi Shariff Hoossain were with other members of their family instrumental in saving the life of Mrs. Leesons during the mutiny, they tended her when wounded kept her in their house* | مولوی نذیر حسین اور انکے پسر مولوی شریف حسین نے معہ دیگر مردم خاندان کے مسز لیسن کی میم کی غدر مین جان بچائی تہی اُسوقت مین یہہ اُسکو اپنے گہر لے گئے تہے |

for $3\frac{1}{2}$ months and finally sent her into the British Camp at Delhi.

He says that he has lost, in a fire which took place in his house in Delhi, all his English Certificates. I think this is extremely probable. he probably had Certificates from General Nevelle Chamberlain & General Burnard Colonel Sytter and others.

I remembered the facts well and M^rs Leesons coming into Camp.

The family received a handsome reward Rupees 200/. and Rs: 400/. Rupees 700/. compensation for the demolition of houses bestowed upon

جس وقت مین وہ زخمی پڑی تہی سوا اپنے مکان مین ساڑہے تین مہینے تک رکہا - آخر سرکاری کیمپ مین پہنچا دیا انکے بیان سے ظاہر ہوا کہ سرکاری انگریزی چہٹیان اُس آگ سے جل گئین ہین جو اُنکے مکان مین لگی تہی - مین خیال کرتا ہون یہہ امر صحیح ہے انکے پاس چہٹیان نول چمرلین صاحب اور جرنیل برن صاحب اور کرنیل ٹیٹلر صاحب وغیرہ کی ہتین اور مسٹر لیسن کی میم کے آنے کی کل حقیقت مجکو یاد ہے انکو دو سو روپیہ ایک مرتبہ اور چار سو روپیہ ایک مرتبہ انعام ملا اور سات سو روپیہ بعوض گر جانے مکانات کے ملا -

| | |
|---|---|
| them. The family all deserve consideration and kindness at our hands. | پس یہہ خاندان قابل لحاظ اور مہربانی کے ہے |
| (Signed) | دستخط |
| W. G. Waterfield | ڈبلیو جی واٹرفیلڈ |
| offg: Commissioner | قایم مقام کمشنر |

## نقل چٹھی میجر جی ای ینگ صاحب بہادر کمشنر

| | |
|---|---|
| I have seen the original of their certificate shows, also learned from Mrs Leesons life the fact herein mentioned. It is probable that the fact taken by Moulvi Nazir Hoossain and Sharif Hoossain has made them enemies among disaffected persons. | مینے بچشم خود دیکہا اور میم صاحب سے بہی سنا فی الحقیقت یہہ سارٹفکیٹ درست ہے اور اسمین یہہ لکہا ہے کہ مولوی نذیرحسین اور شریف حسین نے اُنکی جان دشمنون سے بچا لی۔ |
| Sd/. G. E. Young | دستخط جی ای ینگ |
| 16/9/81. | ۱۶ دسمبر ۱۸۸۱ء |

یہہ اُس فتوے جہاد پر علماء دہلی کے مہر و دستخط کرنے کا جواب ہے۔ اب رہا بعض علماء پنجاب و ہندوستان کا اس مفسدہ ۱۸۵۷ء مین شریک ہونا اسکا جواب یہہ ہے کہ منجملہ اُن علماء کے جو اس مفسدہ مین شریک تہے اہل حدیث ایک بہی

نہتا بلکہ اکثر انہین ایسے تھے جو اہل حدیث سے مخالفت کے مدعی تھے - اور انکی ذریات واتباع ابتک اس گروہ سے عداوت کا دم مارتے ہین ان سب سے بڑے مولوی فضل حق خیرآبادی ہین انکی عداوت ومخالفت اس گروہ سے شہرہ آفاق ہے وہ مولوی محمد اسمعیل کے (جو اس گروہ کے ایک پیشوا تھے) مدت العمر مخالف رہے اور امکان نظیر پیغمبر کے مسئلہ مین انکی تکفیر کرتے رہے، وہ فوت ہوئے تو انکے بیٹے عبدالحق بحکم (میراث پدر خواہی علم پدر آموز) اس کام مین لگے اور ابتک اس خاندان کی ذریات واتباع اس گروہ کی مخالفت کے مدعی موجود ہین -

مولوی عبدالقادر لودہانہ والے بہی اس گروہ کی چال پر نہ تھے - وہ تو فوت ہو گئے ہین - انکے خیالات کا کوئی تجربہ ومشاہدہ چاہے تو انکے فرزندون کو جو اب لودہانہ مین ہین آکر دیکہے کیسے ممبرون پر بیٹہ کر اہلحدیث کی تکفیر کرتے ہین اور اس گروہ سے اپنے اور اپنے باپ کے مخالفت ظاہر کر رہے ہین - اس باب مین انہون نے چند رسائل بہی لکہے ہین از انجملہ ایک رسالہ **انتصار الاسلام** ہے جسمین اس گروہ کے مسائل مذہبی کا بہت تحقیر وتوہین کے ساتہہ رد ہے ایک رسالہ **انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والمفاسد** ہے جسمین اس گروہ کو اپنی مسجدون سے نکال دینے اور انکو کافر مرتد سمجہنے کی وصیت وتاکید فرمائی ہے، صوبہ بہار مین اس رسالہ پر عمل بہی ہو چکا ہے جسکا ذکر ہمنے **ضمیمہ اشاعۃ السنہ** نمبر ۱ جلد ۳ مین کیا ہے -

جسکو اس بیان مین شک ہو وہ ان رسائل کا مطالعہ کرے - ایسا ہی مولوی رحمت اللہ ومولوی سرفراز علی کا حال ہے پر اس مقام مین اس بحث کو طول دینا نہین چاہتے ہین یہہ مقام اس تاریخی حالات کی تفصیل سے اجنبی ہے